بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۸ محرم ۱۳۹۴ھ یکم تبلیغ ۱۳۵۳ہش یکم فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ دُنیا چند روزہ ہے خداشناسی کی طرف جلد قدم اُٹھانا چاہیئے

جو خُدا کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اُس کی دُعا کُھلے طور پر قبول نہیں ہوتی

"یہ دُنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے اندر ہی اندر اس کی فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اِس لئے خُداشناسی کی طرف جلد قدم اُٹھانا چاہیئے۔ خُدا تعالیٰ کا مزا اُسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے۔ اور جو اُس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اسکی دُعا کُھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حِصّہ تاریکی کا اُسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سُنّت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتداء میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہو گا خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہو گا کہ اُس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کُوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہیئے"۔

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۲۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ر صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ ۳۱ر صلح حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ گذشتہ دنوں انگلی پر ورم ہو جانے کی وجہ سے طبیعت قدرے ناساز رہی، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مورخہ ۲۷ر صلح ۱۳۵۳ ہش کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال (آمد) کے فرزند عزیز حامد احمد صاحب خالد کا نکاح محترم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ اسلام انڈونیشیا کی دختر عزیزہ حمیدہ مرزا صاحبہ سے بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور اجتماعی دعا کرائی۔

عزیز حامد احمد صاحب خالد حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم سابق ناظر بیت المال و امام مسجد لندن کے پوتے اور عزیزہ حمیدہ مرزا صاحبہ محترم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم آنریری مبلغ اسلام بورنیو کی نواسی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

گیمبیا کے وزیرِ صحت کی احمدیہ سکول میں آمد

مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب انچارج گیمبیا مشن اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

"۵ر دسمبر ۱۹۷۳ء بروز بدھ آنریبل خلیل سنگھاٹے وزیرِ صحت مملکتِ گیمبیا نے احمدیہ سکول کا معائنہ فرمایا۔ ان کے ہمراہ دو پارلیمنٹری سیکرٹری بھی آئے۔ نصرت ہائی سکول گیمبیا کے پرنسپل مکرم نسیم احمد صاحب نے معزز مہمانوں کو سکول کی مختصر تاریخ بتائی اور خاکسار نے ان کو سکول کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ خلیل سنگھاٹے صاحب کو کلاسوں میں بھی لے جایا گیا۔ آپ نے سکول کی زائرِ بک پر یہ الفاظ تحریر کئے:۔

"HIGHLY IMPRESSED"

(بے حد متاثر ہوا ہوں)

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی اِن قربانیوں کو قبول فرمائے اور غلبۂ اسلام کا وہ دن جلد لائے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ھش

"زماں فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را"

یہ ایک حقیقت ہے جس کا اعتراف خود مغرب کے بچے کھچے پادریوں کو بھی ہے کہ عیسائیت مغرب میں بُری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ اُس کا وجود اب وہاں نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہاں کے باشندوں کی غالب اکثریت نہ عیسائیت اور اُس کے خلافِ عقل عقائد پر ایمان رکھتی ہے اور نہ ہی اپنے آپ کو عیسائی کہلانے کی روادار ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے عیسائیت کو خیر باد کہنے کے بعد اب کوئی اَور مذہب اختیار کر لیا ہے۔ انہوں نے عیسائیت کو ہی نہیں بلکہ عیسائیت سے بیزاری کے نتیجہ میں خود مذہب کو ہی خیر باد کہہ دیا ہے اور علی الاعلان لامذہبیت اختیار کر لی ہے۔ ان میں سے کچھ تو پادری ہیں اور باقی سب لامذہب۔ جو رہے سہے پادری ابھی تک نظر آتے ہیں وہ لامذہب اکثریت سے از حد خوفزدہ اور سہمے ہوئے ہیں۔ انکا لے دے کر بس اب اتنا ہی کام رہ گیا ہے کہ لوگوں کی بے راہ روی کے حق میں فتوے دے دے کر اور یہ کہہ کہہ کر کہ عیسائیت اِس طرزِ عمل کے خلاف نہیں ہے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں۔ پادریوں کے اِس طرزِ عمل سے لامذہبیت اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی بے راہ روی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ فی زمانہ مغربی معاشرہ میں ایک فسادِ عظیم مچا ہوا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مغرب میں عیسائیت کے ختم ہو جانے کے باوجود وہاں ابھی دجّالیت کا خاتمہ نہیں ہوا ہے بلکہ اس نے اب لامذہبیت کا رُوپ دھار لیا ہے سو گویا دجالیت وہاں ابھی تک حکمران ہے۔ البتہ اُس نے ایک اَور ہی شکل و صورت اور ایک نیا رنگ رُوپ اختیار کر لیا ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے کی نسبت صورتِ حال میں سرے سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ فرق پڑا ہے اور ضرور پڑا ہے۔ اِس فرق سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے پر وہاں اسلام کو پھیلانے اور غالب کرنے کا دارومدار ہے۔ اندریں صورت ہمارے لئے جنہیں خدا تعالیٰ نے مغرب سمیت دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے اور اس کے لئے قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کیلئے منتخب کیا ہے، اِس فرق کو سمجھنا اور اِس سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانا از بس ضروری ہے۔

وہ فرق یہ ہے کہ مغرب میں عیسائیت کے کالعدم ہونے اور لامذہبیت پھیل جانے کے نتیجہ میں آجکل وہاں ایک عظیم رُوحانی خلاء پیدا ہو چکا ہے۔ پہلے وہاں عیسائیت حکمران تھی اور لوگوں کو خواہ جھوٹی ہی سہی یہ تسلّی ضرور تھی کہ اُن کے پاس رُوحانی تسکین کا ایک ذریعہ موجود ہے۔ اِس جھوٹی تسلّی کی وجہ سے وہ کسی اور مذہب کی طرف توجہ کرنے یا راغب ہونے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن جسے وہ رُوحانی تسکین کا ذریعہ سمجھتے تھے وہ ذریعہ ہی تثلیث اور کفّارہ جیسے عقائد کی وجہ سے انہیں گناہوں میں ملوّث کرنے کا موجب ثابت ہوتا چلا گیا۔ جب یہ بات دماغوں میں بیٹھ گئی کہ نعوذ باللہ مسیح نے صلیب پر جان دیکر ہمارے اگلے اور پچھلے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے تو پھر گناہوں پر دلیری کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ چنانچہ وہ اِن عقائد کی وجہ سے گناہوں اور نافرمانیوں کے بھنور میں پھنستے چلے گئے حتیٰ کہ نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ انہوں نے عیسائیت اور اسکے ساتھ مذہب کو ہی خیر باد کہہ دیا۔ مذہب سے بے تعلق ہونے کے نتیجہ میں یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ وہاں رُوحانی خلاء پیدا نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل مغرب میں ایک عظیم روحانی خلاء موجود ہے۔ اِس خلاء کو عیسائیت پُر نہیں کر سکتی کیونکہ یہ خلاء عیسائیت کے مروجہ عقائد کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے۔ اِن حالات میں اِس خلاء کو اسلام سے پُر کرنا پہلے کی نسبت یقیناً آسان ہے۔ اور اگر یہ مہیب رُوحانی خلاء اِسوقت اسلام سے پُر نہ ہوا تو پھر کمیونزم جو ہے ہی سراسر لادینی اور مادی نظریۂ حیات پر مبنی اسے پُر کرکے انہیں ایک اَور نوع کی انتہائی خطرناک گمراہی و ضلالت میں مبتلا کر دے گا اور پھر انہیں اسلام کی طرف لانا مشکل ہی نہیں بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

محض لامذہبیت بھی دیرپا نہیں ہوا کرتی۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد لامذہب لوگوں میں ایک ارفع مذہب کی تلاش اور روحانی تسکین کے حصول کا جذبہ ضرور اُبھرتا ہے۔ ایک عرصہ دہریت اور لامذہبیت کے چنگل میں گرفتار رہنے کے بعد مغربی اقوام میں یہ جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اِس جذبہ سے فائدہ اٹھاکر وسیع پیمانہ پر ان کے سامنے اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کو پیش کرنا اور رُوحانی تسکین کے واحد حقیقی ذریعہ سے انہیں روشناس کرانا موجودہ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ اپنے اِس جذبہ کی تسکین میسر نہ آنے کی صورت میں کمیونزم کی طرف بہہ گئے تو پھر انہیں حقیقی تسکین سے ہمکنار کرنا اِس لئے مشکل ہو جائے گا کہ کمیونزم جبر سے کام لیتے ہوئے اِس جذبہ کو اُبھرنے کا موقع نہیں دیتا اور وہ انفرادی زندگی کی باگ ڈور بھی اپنے ہاتھوں میں لے کر افراد کے قلوب و اذہان کو جکڑ کر رکھ دیتا ہے اور وہ چار و ناچار لکیر کے فقیر بنکر رہ جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کا کمیونسٹ معاشرہ کے آہنی خول سے نکلنا ہنسی کھیل نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب کی خلائیں ہمیں پکار رہی ہیں کہ ہم قرآن ہاتھوں میں لیکر وہاں پھیل جائیں اور شہر شہر اور قریہ قریہ گھوم کر انہیں یہ خوشخبری دیں کہ انکی رُوحانی تسکین کا سامان صرف اور صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اُوپر وہی کیفیت اور وہی حالت طاری کریں جو دنیا کو راہ راست پر لانے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پر طاری کی ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے اپنی اُس حالت اور کیفیت کو ایک فارسی شعر میں نہایت ہی عمدگی اور خوبی سے ادا فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:-

دریں ہنگامِ پُر آتش بخوابِ خوش چساں خسپم ۔ زماں فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را

(اِس آتشیں زمانہ میں مَیں آرام کی نیند کیونکر سو سکتا ہوں جبکہ زمانہ فریاد کر رہا ہے کہ جلدی مدد کو پہنچو)

اہلِ مغرب زبان سے کہیں یا نہ کہیں لیکن وہ مہیب رُوحانی خلاء جو آج مغرب میں پیدا ہو چکا ہے پکار پکار کر کہہ رہا ہے اور ہمیں آواز دے رہا ہے کہ ہم اِس خلاء کو پُر کرنے کی غرض سے جلد اہلِ مغرب کی مدد کو پہنچیں اور انہیں اُس تباہی سے بچا کر جو اُنکے سروں پر منڈلا رہی ہے اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لائیں۔ اِس فکر اور کوشش میں ہماری تو نیندیں حرام ہو جانی چاہئیں۔ یہی وہ حقیقت اور وقت کی اہم ترین ضرورت ہے جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء) میں احباب جماعت کو نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے اور علی الخصوص سلسلہ کے لٹریچر پر عبور رکھنے والے انگریزی دان طبقہ کو تحریک کی ہے کہ ان میں سے جو ریٹائر ہو چکے ہیں یا عنقریب ریٹائر ہونے والے ہیں یا جو بآسانی اپنے کاموں سے فارغ ہو سکتے ہیں وہ آگے آئیں اور اپنے آپ کو خدمتِ اسلام کیلئے پیش کریں تاکہ انہیں غیر اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے دوسرے ممالک میں بھجوایا جا سکے۔

موجودہ وقت کے اِس اہم ترین تقاضے کو پہچاننا اور حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسے پُورا کر دکھانا ہر اُس احمدی کا فرض ہے جو ممالکِ غیر میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اِس اہم ترین فریضے کو پُورا کرنے میں ہی ہماری کامیابی اور عند اللہ سرخروئی کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور موجودہ وقت کے اہم ترین تقاضے کو پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عقل و دانش

عقل و دانش پہ شب و روز جو اتراتے ہیں
اُنہیں کہدو کہ یہ انعام خداوندی ہے
اہلِ دل سے یہ کئی بار سُنا ہے مَیں نے
خاکساری جسے کہتے ہیں، خردمندی ہے

تاریکیٔ دانش ہُوئی محسوس اُسی وقت
تجھ سے ہُوئے محروم جب اے نیّرِ الہام
اے کاش "خردمند" سمجھ جائیں مری بات
کہتے ہیں جسے عقل، ہے اللہ کا انعام

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور شفقت علیٰ خلق اللہ

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء

(۳)

غیر مسلموں سے شفقت

متعصب مخالف کبھی یہ کہدیا کرتا ہے کہ مسلمانوں کو باہم شفقت کی تعلیم ہے۔ اغیار سے نہیں اگر مسلمانوں کو باہم شفقت کی تعلیم دی ہو تو اس کے یہ معنے کیسے لیے جا سکتے ہیں کہ غیر مسلموں سے شفقت نہ کرو لیکن صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے بڑی وضاحت اور تفصیل سے غیر مسلموں سے شفقت کا حکم دیا گیا ہے۔

پہلے یہ گذر چکا ہے کہ یہودی کا جنازہ گذرا تو حضور کھڑے ہوگئے اور اسپر صحابہ کا عمل تھا۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں بیٹھے تھے کہ ایک یہودی کا جنازہ گذرا تو وہ کھڑے ہوگئے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی پر تھا۔ (مشکوٰۃ کتاب الجنائز)

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حسن بن علی اور ابن عباس کے پاس سے یہودی کا جنازہ گذرا تو حسن کھڑے ہوگئے اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی پر تھا (نسائی)

ابومسعود اور قیس غیر مسلموں کے جنازہ کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے۔ (بخاری)

تاریخ اسلام میں غیر مسلموں پر شفقت کی جو مثالیں محفوظ ہیں۔ اس کی مثال کسی اور قوم کی تاریخ میں تو دکھائیں۔

خلافت راشدہ کے زمانہ میں جب شام میں ابو عبیدہ بن جراح کی زیر قیادت مسلمان فوجیں برسر پیکار تھیں۔ ایک موقعہ پر حمص سے مسلمانوں کو عارضی طور پر اپنی فوجیں پیچھے ہٹانا پڑیں تو مسلمانوں نے جزیہ یعنی وہ ٹیکس جو غیر مسلموں کی حفاظت کے عوض اُن سے لیا جاتا ہے انہیں واپس کر دیا اور کہا اب ہم تمہاری حفاظت سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تو تم سے وصول کردہ ٹیکس واپس کیا جاتا ہے مسلمانوں کے اس نیک سلوک کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلموں نے کہا ہم ہرقل کی فوجوں سے تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے اور عیسائیوں نے تورات ہاتھ میں لے کر کہا۔ ہرقل کے آدمی شہر میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ مسلمانو! تم نے ظلم سے ہمیں نجات دلائی ہے خدا تمہیں پھر واپس لائے۔ (فتوح البلدان ص۱۴۳)

غیر مسلموں سے ٹیکس یعنی جزیہ لیا جاتا ہے یہ مسلمانوں سے لیے جانے والے ٹیکسوں کی نسبت کہیں کم ہے۔ حضرت عمرؓ کے وقت میں یہ ٹیکس بالغ افراد پر چار آنہ سے ایک روپیہ سالانہ تک تھا اور ان کے جان و مال کی حفاظت یعنی فوجی خدمت مسلمانوں کے ذمہ تھی۔ ہاں اگر کوئی غیر مسلم چاہے تو اس پر فوج کے دروازے بند نہیں ہوتے تھے۔ ہاں اس پر فوجی خدمت لازمی نہیں۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے ایک ضعیف العمر غیر مسلم کو بھیک مانگتے دیکھا اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا جزیہ ادا کرنے کے لیے بھیک مانگ رہا ہوں۔ اس پر عمر فاروق نے اس کا جزیہ معاف کر دیا اور اس کے لیے وظیفہ مقرر کیا اور بیت المال کے خازن کو لکھا

"خدا کی قسم یہ ہرگز انصاف نہیں کہ ہم اس کی جوانی میں اس سے فائدہ اٹھائیں اور بڑھاپے میں اسکو رسوا کریں"

(کتاب الخراج ص۷۲)

اور تاریخ کا یہ واقعہ بھی غیر مسلم پر شفقت کی دلیل ہے جب ایک یہودی نے حضور کو آکر السام علیکم (بغیر لام کے) کہا جس کے معنے ہیں تم پر موت آئے تو حضور نے وعلیکم کہا کہ تم پر ہو" حضرت عائشہؓ سن رہی تھیں انہوں نے یہودی کو فرمایا موت تم پر ہو اور خدا کی لعنت ہو۔ حضور نے دیکھا تو فرمایا:۔

یا عائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف۔

(بخاری کتاب الادب)

مجرموں سے شفقت

اسلامی نظریہ یہ ہے کہ مجرم سے بھی نفرت نہیں کرنی چاہیئے اس سے شفقت سے پیش آنا چاہیئے ایک موقعہ پر جب ایک شخص کو سنگین اخلاقی جرم کی بناء پر رجم یعنی سنگسار کیا گیا ایک شخص نے جب پتھر مارا تو خون کے چھینٹے اس پر پڑے تو اس نے بُرا بھلا کہا حضور نے سنا تو فرمایا خدا کی قسم اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ستر آدمیوں پر اس کی توبہ تقسیم کی جاتی تو ان کی توبہ قبول ہو جاتی۔ اس شخص کا عمل دیکھیے اور مسلم اخلاق کی انتہائی اور فکر و نظر ملاحظہ کیجیے۔

نظم و نسق کے ذمہ دار کو کبھی اپنے فرائض منصبی کے لیے سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اور یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ تلخ فرض ادا کرنا پڑا۔ لیکن رؤف رحیم آقائے مدنی خدا سے ملتجی ہے۔

اے اللہ تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور تو وعدہ خلافی کرنیوالا نہیں۔ میں ایک بشر ہوں میرے ہاتھ یا زبان سے اگر کسی مسلمان کو تکلیف پہنچی ہو۔ یا میں نے کسی کو سزا دی ہو تو مولا میری اس ڈانٹ یا سزا کو اسکے لیے رحمت بنا دے اور قیامت کے دن اسے اپنا قرب عطا فرمائیو۔

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات)

عبدالملک بن مروان نے ایک دن اپنے خادم کو کسی غلطی پر اسکو لعن و طعن کی تو ام درداء صحابیہ نے کہا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لعنت کرنیوالوں کو قیامت کے دن شفاعت رسول حاصل نہ ہوگی (مسلم)

غائبین کے لیے شفقت

حضرت حسین علیہ السلام اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جو مجھ تک اپنی ضرورت نہیں پہنچا سکتے ان کی ضرورت مجھے بتلاؤ کیونکہ جو اس شخص کی ضرورت سلطان تک پہنچاتا ہے جو خود نہیں پہنچا سکتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے قدموں کو ثبات عطا فرمائے گا۔ (شمائل ترمذی)

اس جہان سے گذر جانے والوں کے لیے شفقت

اسلام کا حکم ہے کہ جب کسی قبرستان کے پاس سے گذرو تو کہو السلام علیکم یا اہل القبور انتم سلفنا ونحن بالاثر ویغفر اللہ لنا ولکم ونحن ان شاء اللہ بکم لاحقون

اے قبرستان کو مسکن بنانے والو! تم پر خدا کی سلامتی تم آگئے اور ہم آنے والے ہیں

عثمان بن مظعون ایک صوفی منش غریب صحابی تھے وہ فوت ہوگئے۔ حضور لاش پر تشریف لائے پیشانی پر بوسہ دیا تو آنکھوں سے آنسو رواں تھے (شمائل ترمذی)

جب اپنے بیٹے ابراہیم کو سپرد خاک فرمایا تھا تو انہیں کے متعلق فرمایا تھا جا اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس۔

شفقت کے دائرہ کو تنگ کرنیوالے کو نصیحت

ایک دن حضور مسجد میں تشریف فرما تھے ایک بدو صحابی آیا۔ نماز پڑھی اور نماز میں خدا سے یوں دعا گو ہوا۔

اللّٰھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا

(بخاری کتاب الادب)

اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمدؐ پر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر تا جب اس نے سلام پھیرا تو حضور نے فرمایا اے شخص تو نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کرنا چاہا۔ خدا کی رحمت تو بے پایاں ہے

جانوروں سے شفقت

اسلام نے صرف انسانوں پر ہی شفقت کی تعلیم نہیں دی۔ خدا کی مخلوق انسانوں کے سوا بھی ہے اسلام نے اُس سے بھی شفقت کی تعلیم دی ہے۔ اسلام نے گوشت خوری سے منع نہیں کیا اور ایسا کوئی قوم باقی ہے جو گوشت استعمال نہیں کرتی۔ حلال جانوروں کو غذا بنانا شفقت کے خلاف نہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ ہماری شفقت کے مستحق ہیں۔ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ میں بکری کو ذبح کرتا ہوں کیا میں اس پر بھی رحم کروں فرمایا ہاں چھری کو تیز کر لے اور ذبح اچھی طرح کر۔ اور جانور کو باندھ کر نشانہ نہ بناؤ یعنی اسے تختۂ مشق نہ بناؤ سیدھی طرح ذبح کرو (مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کی خدمت کا بھی ثواب ملے گا حضور نے فرمایا

فی کل ذات کبد رطبۃ اجر

(بخاری کتاب الادب)

ہر جاندار کی خدمت کا اجر ملے گا۔ اور یہ حدیث کا ٹکڑا اسی حدیث کے آخر میں آیا ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص پیاسا تھا وہ کنوئیں میں اترا اپنی پیاس بجھا کر باہر آیا تو دیکھا ایک کتا شدت پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے خیال کیا یہ بھی پیاسا ہے۔ وہ شخص پھر کنوئیں میں اترا اپنے جوتے کو پانی سے بھر اور منہ میں جوتا پکڑ کر باہر آیا اور پانی کتے کے آگے رکھ دیا۔ کتے نے پانی پیا۔ خدا نے اس شخص کے اس فعل کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس شخص کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیا اور یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا اسے کچھ کھانے کو نہ دیا تو بھوکی پیاسی مر گئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس عورت کو جہنم میں ڈالدیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عبد اللہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے سفر میں ایک جگہ قیام فرمایا۔ ایک آدمی نے پرندے کے انڈے اٹھا لیے۔ پرندہ پھڑپھڑانے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس پرندہ کو کس نے دکھ پہنچایا؟ ایک صحابیؓ نے عرض کی۔ حضورؐ میں نے۔ فرمایا۔ اس پر رحم کرو اور اس کے انڈے وہیں رکھ دو۔ (ادب المفرد)

ابوداؤد میں ایک حدیث آتی ہے۔ حضورؐ ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ اونٹ آپؐ کو دیکھ کر بلبلایا۔ حضورؐ نے اس پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا۔ کیا تم اس کو بھوکا رکھتے ہو۔ اس نے میرے پاس شکایت کی ہے خدا نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے تو خدا سے اس کے بارہ میں کیوں نہیں ڈرتے۔ (ابوداؤد)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں حجۃ الاسلام کا لقب ملا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے ایک شاگرد نے خواب میں ان کو جنت میں دیکھا تو عرض کی۔ امام صاحب آپ کو اسلام کی گراں قدر خدمات کی توفیق نصیب ہوئی۔ کئی تصنیفات کیں۔ ہزاروں شاگردوں کو دینی علوم کے زیور سے آراستہ کیا۔ اصلاحِ نفس کے لئے صحرا نوردی کی۔ آپ کو جنت کس عمل کے عوض ملی؟ امام صاحب نے فرمایا۔ صرف ایک عمل کے بدلے ایک دن میں کچھ لکھ رہا تھا۔ مکھی آکر سیاہی پر بیٹھ گئی۔ میں نے سمجھا۔ روشنائی سے پیاس بجھانا چاہتی ہے۔ قلم روک لی۔ مکھی سیراب ہو کر اڑ گئی تو لکھنا شروع کیا۔ خدا کو یہ نیکی پسند آئی اور مجھے بخش دیا۔ سچ کہا کسی نے :-

"رحمتِ باری بہانہ مے جوید بہا نے جوید"

غلاموں سے شفقت :

عرب میں ایک اور مظلوم طبقہ بھی تھا جنہیں جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔ وہاں اونٹ اور گھوڑے کی تو قدر تھی۔ اس بے کس طبقہ کا پرسانِ حال کوئی نہ تھا۔ اس پر شفقت کے بارے میں قرآن مجید میں بھی متعدد آیات آئی ہیں۔ رسول مقبولؐ کی ان سے شفقت کا یہ عالم تھا کہ مرض الموت میں آخری وصیت حضورؐ کی یہ تھی :-

"الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم"

(لوگو نماز نہ چھوڑنا اور غلاموں سے حسنِ سلوک کرنا اور مرض الموت میں اگر کسی شخص سے پیار کیا تو وہ بھی ایک غلام زادہ اسامہ بن زید تھا۔ حضورؐ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے تھے اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرتے۔ شاید اب اس یتیم غلام زادے کو جس سے آپؐ نے اپنی اولاد کی طرح محبت کی تھی خدا کے سپرد فرما رہے تھے۔ اولاد کی طرح محبت میں نے اس لئے کہا کہ حضورؐ ایک زانو پر انہیں بٹھا لیتے اور دوسرے پر حسن رضؓ کو اور دونوں کو سینہ سے لگاتے اور فرماتے۔ اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت کیجیو۔ اپنے ہاتھ سے ان کا ناک صاف کرتے۔

مسلمانوں کا خدا رحمان ہے۔ رحیم ہے رؤف ہے۔ اس نے اپنے بندوں کی طرف جو ہادیٔ اعظم بھیجا وہ رؤف تھا۔ رحمۃ اللعالمین تھا۔ ٹھیک فرمایا تھا۔ اس کو پہچاننے والے نے :-

"خواجہ دلبر عاجزاں را بندہ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے
ایں ترحم ہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے"

وہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک تھے لیکن ہم عاجزوں کے غلام تھے۔ وہ بادشاہ تھے لیکن بیکسوں کے چاکر تھے۔ خلق نے جو شفقت آپؐ سے دیکھی کسی نے دنیا میں وہ ماں سے بھی نہیں دیکھی۔ اس پر پتھر برسائے گئے لیکن اس نے خدا کی مخلوق پر دعاؤں اور شفقت کے پھولوں کی پتیاں برسائیں۔ اس کی شفقت سے انہوں نے بھی حصہ پایا اور غیروں نے بھی۔ دوستوں نے بھی۔ اور دشمنوں نے بھی۔ اپنوں نے بھی اور بیگانوں نے بھی۔ اس کی شفقت نے سبھی کے دل موہ لئے۔ لیکن وائے افسوس اس کے نام لیواؤں نے اس کی تعلیم کو بھلا دیا۔ انہوں نے شفقت کے پھول دامن سے جھاڑ کر پتھروں سے جھولیاں بھر لیں۔ محبت کی بجائے نفرت کے وعظ منبروں سے کئے جانے لگے۔ پھولوں کی بجائے راہوں میں کانٹے بچھائے جانے لگے۔ زبانوں سے شہد کی بجائے حنظل کی تلخی ٹپکنے لگی۔ جب شفقت کے یہ واقعات بھولی بسری کہانیاں سمجھی جانے لگیں تو اسی شفیق آقا کا ایک فرزندِ جلیل قادیان کی سرزمین سے ظاہر ہوا۔ اس نے اپنے آقا کی محبت و عشق میں گم ہو کر اپنے آپ کو فنا کر دیا اور یہ کہتے ہوئے اس مکتب سے مخلوق کی طرف لوٹے:-

"وگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ"

اس نے پھر اسی خاکدانِ عالم میں شفقت کے وہی پھول بکھیرے جو اس کے آقا نے بکھیرے تھے۔ آپؑ نے فرمایا :-

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

جماعت کو نصیحت فرمائی :-

"تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔"

(کشتی نوحؑ صفحہ ۶۰)

آپ کی شفقت کا اندازہ اس ایک واقعہ سے کیجئے :-

"آپ کے مخلص مرید حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوری قادیان آئے ہوئے تھے۔ ایک ماہ گھر سے آئے ہو گیا۔ واپسی کی اجازت چاہی تو حضورؑ نے فرمایا ابھی نہ جائیں۔ گھر میں بچے کی ولادت متوقع تھی چنانچہ گھر سے بچے کی ولادت کا خط بھی آگیا۔ اب منشی صاحب نے عقیقہ کی غرض سے جانے کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا۔ اس غرض کے لئے جانا لازمی نہیں۔ آپ ساتویں دن ہمیں یاد دلا دیں اور گھر خط لکھ دیں۔ کہ ساتویں دن بچے کے بال منڈوا دیں۔ اور ساتویں دن حضورؑ نے دو بکرے منگوائے اور منشی صاحب کے بچے کا عقیقہ کر دیا اور فرمایا گھر خط لکھ دو۔"

(روایات ظفر صفحہ ۱۵)

آج کی خود غرض دنیا میں باپ بھی ایسی شفقت اپنی اولاد سے نہیں کرتا اور یہ اسی دنیا میں آنکھ دیکھ رہی ہے۔ جس دنیا کے متعلق ایک ایک پنجابی مشہور شاعر نے کہا :-

"او دس کتھاں رہیا جہان دیا میں ڈیرا ڈیرا جاں
میں ڈھونڈاں او تھے پیار نوں جتھے ترلے کھانی ماں"

شفقت کا دوسرا واقعہ آپ کے فدائی ساتھی آپ کے وصال کے بعد آپ کے قائم مقام یعنی حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ملاحظہ فرمائیے قادیان کا واقعہ ہے۔ چوہدری حاکم دین مرحوم کی بیوی کو پہلے بچے کی پیدائش کے وقت سخت تکلیف ہوئی تو۔ رات کے گیارہ بجے چوہدری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے گھر گئے۔ آپ نے چوکیدار سے پوچھا۔ کہ میں حضور کو اس وقت مل سکتا ہوں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن اندرونِ خانہ حضور نے آواز سن لی اور پوچھا۔ کون؟ چوکیدار نے عرض کی کہ چوہدری حاکم دین ملازم بورڈنگ ہیں۔ فرمایا آنے دو۔ آپ اندر چلے گئے اور زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا۔ حضور اندر جا کر ایک کھجور لے آئے اور اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری صاحب کو دے کر فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد بچی پیدا ہو گئی۔ چوہدری صاحب نے سمجھا کہ اب دوبارہ حضور کو جا کر جگانا مناسب نہیں اس لئے وہ سو گئے۔ صبح کی اذان کے وقت وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کی کہ کھجور کھانے کے بعد بچی پیدا ہو گئی تھی۔ آپؓ نے فرمایا۔ بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔

(اصحاب احمد جلد ہشتم صفحہ ۷۷)

یہ تو اس شخص کی شفقت تھی جس کے علم، معرفت، خدا شناسی کی مامورِ زمانہ نے تعریف فرمائی جس کے متعلق فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر جماعت کا ہر شخص نور دین ہوتا ۔ع

"چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے"

قادیان میں بھرائی ذات کا ایک نوجوان نابینا معین الدین تھا۔ جسے معنا کہتے تھے۔ وہ قادیان کی گلیوں میں ادھر ادھر پھرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دن کہا۔ حافظ تم میرے پاس آجاؤ۔ حافظ سمجھا۔ رئیس مغل شاید مجھے بطور خادم کے لے جانا چاہتے ہیں۔ عرض کی مرزا صاحب میں معذور ہوں۔ مجھ سے کیا کام ہو سکے گا۔ فرمایا تم یہ کام کیا کرنا ہے اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں گے اور تم قرآن شریف یاد کیا کرنا۔ حضور کبھی اس کو نماز پڑھانے کے لئے فرماتے وہ گریز کرتا تو حضور فرماتے۔ حافظ ڈرا نہ کر اسلام میں کوئی ذات پات نہیں کوئی چھوٹا بڑا نہیں۔ یہ شخص سوال سے اتنا گریز کرتا کہ شہتوت کے پتے کھا کر گزارہ کر لیتا لیکن سوال نہ کرتا۔ لیکن دوسروں کی مدد کرتا رہتا۔ حضور کی تربیت سے معنا کندن بن گیا۔ حضرت عرفانی کبیرؓ کی زبان سے حضور کی صحبت سے مستفیض ہونے والے حافظ معنا کا ایک واقعہ سنئے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"حافظ معین الدین مرحوم کی زندگی میں ایسے واقعات ملتے ہیں جو حیرت انگیز ہیں۔ ان کی یہ قربانی اور ایثار بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ وہ جانوروں تک بھی اس کو وسیع کرتے تھے جس مکان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ رہتے تھے ابتدا میں نہایت خستہ حالت میں کھنڈر سا پڑا ہوا تھا اس کے ایک حصہ میں ایک مرتبہ ایک کتیا نے بچے دیئے ہوئے تھے اور بارش کے ایام تھے میں نے ایک دن دیکھا۔ حافظ صاحب گرتے پڑتے نہایت تکلیف سے ادھر کو جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا حافظ صاحب کدھر جا رہے ہو؟ تو جواب میں اپنی عادت کے مطابق پوچھا: کہ کون شیخ صاحب ہیں۔ پھر السلام علیکم کہنے کے بعد کہا کہ یہاں ایک کتی نے یہاں بچے دیئے ہوئے ہیں۔ میرے پاس روٹی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے کہا۔ ٹھنڈ کے دن ہیں اس کو ہی ڈال دوں۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۶)

(باقی ہے)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست سابقون الاوّلون تحریک جدید سال نو ۴۰ جماعت کراچی

:(قسط سوم):

ان مخلصین نے اپنے چندے وعدوں کے ساتھ ہی ادا فرما دئے ہیں :-

۱-	مکرم سید ناصر صاحب ڈرگ کالونی	۳۰ — ۰۰ روپے
۲-	” سید سعید خالد صاحب - صدر	۳۰ — ۰۰ ”
۳-	” رانا محمد اسلم صاحب طاہر ڈرگ روڈ	۲۰۰ — ۰۰ ”
۴-	” جی - ایم - وائی پٹیل مع اہل وعیال - منوڑہ	۲۱۱ — ۰۰ ”
۵-	” مشتاق احمد اینڈ کمپنی لی مارکٹ	۱۴۰۰ — ۰۰ ”
۶-	” رفیق احمد صاحب - صدر	۳۰ — ۰۰ ”
۷-	” قریشی عبدالقیوم صاحب - شرقی	۱۶۰ — ۰۰ ”
۸-	” عطاء الرحمٰن صاحب طاہر - سوسائٹی	۸۳ — ۰۰ ”
۹-	محترمہ امۃ الہادی صاحبہ بیگم طاہر صاحب سوسائٹی	۲۷ — ۰۰ ”
۱۰-	” بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحبؓ سولجر بازار	۲۰ — ۰۰ ”
۱۱-	مکرم طاہر احمد صاحب ہاشمی مع اہل وعیال - نور سوسائٹی	۲۲۵ — ۰۰ ”
۱۲-	” ماسٹر ظہور الدین صاحب ماڑی پور -	۱۰۵ — ۰۰ ”
۱۳-	” شیخ منیر احمد صاحب مع اہل وعیال - شرقی	۲۵۰ — ۰۰ ”
۱۴-	” چوہدری عبدالوہاب صاحب مع والدین مرحومین محترمہ بیگم صاحبہ امۃ الباسط زاہدہ صاحبہ ہاؤسنگ سوسائٹی	۱۰۱۰ — ۰۰ ”
۱۵-	مکرم عبدالجبار رضوان صاحب ہوسنگ سوسائٹی	۱۹ — ۵۰ ”
۱۶-	” عبدالرؤف صاحب ریحان ” ”	۱۶ — ۵۰ ”
۱۷-	” ملک منظفر احمد صاحب ” ”	۱۰۲ — ۰۰ ”
۱۸-	” چوہدری محمد نعیم صاحب محمد علی سوسائٹی	۵۰۰ — ۰۰ ”
۱۹-	محترمہ امۃ الباری نعیم بیگم ” ” ”	۵۰۰ — ۰۰ ”
۲۰-	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم والدہ چوہدری محمد نعیم صاحب	۱۵۰ — ۰۰ ”
۲۱-	” شیخ رفیع الدین صاحب مرحوم	۲۲۵ — ۰۰ ”

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عہدیداران انصاراللہ کے نئے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

امراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ فوری توجہ فرماویں

عہدیداران انصاراللہ کی میعاد ۳۱ ر فتح / دسمبر ۱۳۵۲ ہش ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اس سے قبل بھی عہدیداران کے سہ سالہ انتخاب کے لئے روزنامہ الفضل میں شائع کروائے گئے تھے۔ نیز مطبوعہ چٹھیاں بھی آپ حضرات کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ بطور یاددہانی چٹھی بھجوائی گئی ہے۔ اب بطور یاددہانی روزنامہ "الفضل" کی وساطت سے امراء / صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ ازراہ کرم آئندہ تین سال کے لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصاراللہ کا انتخاب فوری طور پر کروا کر رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں تا انصاراللہ کے کام کو شروع سال سے نئے عہدیدار انجام دے سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

تشخیص بجٹ انصاراللہ

تمام مجالس انصاراللہ کو بجٹ فارم انصاراللہ نومبر ۱۹۷۳ء میں بھجوا دیئے گئے تھے۔ تاکہ آئندہ سال کے لئے بجٹ تشخیص ہو جائے۔ بہت سی مجالس کی طرف سے تشخیص بجٹ کے بعد یہ فارم واپس آ گئے ہیں۔ لیکن کئی ایک مجالس نے ابھی تک یہ بجٹ فارم مرکز میں واپس نہیں کئے۔ براہ کرم ایسی تمام مجالس یہ بجٹ فارم پُر کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

مرکزی شعبہ تعلیم کے تحت امسالی مقالہ نویسی کا جو انعامی مقابلہ ہو رہا ہے اس کیلئے عنوان "صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے قرآن مجید" مقرر کیا گیا ہے۔ مقالہ بارہ سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ رجون ۱۹۷۴ء ہے۔

اوّل آنے والے مقالہ پر ۱۰۰ روپے۔ دوم اور سوم آنے والے مقالوں پر بالترتیب ساٹھ اور چالیس روپے کے انعامات سالانہ اجتماع ۱۹۷۴ء کے موقع پر پیش کئے جائیں گے۔ —— مقالہ کے متعلق ماہ فروری کے رسالہ "خالد" میں ایک ضروری نوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خالی آسامیاں

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ڈیویلپمنٹ اکنامکس اسلام آباد میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں :-

۱- سٹینوگرافرز } بی۔اے - شارٹ ہینڈ ۱۰۰ ، ٹائپ ۵۰ سپیڈ -
۲۷۵ - ۲۰ - E.B/۳۷۵ - ۲۰ - E/B ۴۷۵ - ۲۵ - ۶۰۰

۲- ٹائپسٹس } میٹرک - سپیڈ ۴۰ الفاظ فی منٹ - اگر ۵۰ کی سپیڈ ہوگی تو چار ترقیاں -
۱۸۰ - ۱۰ - E/B ۲۳۰ - ۱۰ - ۲۸۰ - E/B - ۱۵ - ۳۷۰

۳- ٹیلیفون اپریٹر } بی۔اے - تجربہ ۲۵ + ۵ لائن PABX انگریزی بہت اچھی طرح بول سکیں۔
۱۸۰ - ۱۰ - E/B ۲۳۰ - ۱۰ - ۲۸۰ - E/B - ۱۵ - ۳۷۰

ٹسٹ اور انٹرویو کے لئے TA/DA نہیں دیا جائیگا۔ (پاکستان ٹائمز ۲۹/۱/۷۴)

(ناظر تعلیم)

"جانوروں کا مہلک اپھارہ"
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے غائب
فی پیکٹ ۵۰/۔ درجن ۴/۔ روپے دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ۔
سٹاکسٹ :۔ ناصر دین میڈیکل ہال گولبازار ربوہ

بچوں کی طاقت کی مشہور دوا
"بے بی ٹانک"
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کیلئے بہترین دوا اور ٹانک ہے۔ قیمت فی شیشی ۳/۔ روپے۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس :۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶-۶۰۷

جانوروں کا خطرناک اپھارہ
شفائے اپھارہ } کے ۱ پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ تسلی بخش
خالص اجزاء سے تیار کردہ قیمت ۷۵/۔ درجن ۶/۔
دو درجن یا زائد منگوانے پر ڈاک خرچ معاف۔
رسالہ جانوروں کی مختلف امراض کا علاج مفت
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

دیدہ زیب ملبوسات
ہماری دوکان پر ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا مثلاً فلیٹ کریپ - وی کریپ، ٹائلٹ کریپ K.T ٹائٹرون مختلف رنگوں میں یونیورسل کاٹن پلین و پرنٹ کیمرک خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔
خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ایک نشان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم کردہ الٰہی تحریک "نصرت جہاں" کی روز افزوں غیر معمولی ترقی اور خداوند کریم کے فضل و احسان کے بے شمار واقعات اور نشانات میں سے ایک واقعہ احبابِ جماعت کے ازدیادِ ایمان کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اِس مبارک تحریک کے ماتحت ابتدائی ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر صاحب کو غانا کے ایک انتہائی غیر معروف اور دُور دراز گاؤں آسوکورے (ASOKORE) میں احمدیہ ہسپتال کھولنے کا کام سپرد کیا گیا۔ اُس وقت اس گاؤں میں نہ پانی تھا نہ بجلی۔ نہ ہی سفر کی کوئی قابلِ ذکر سہولت تھی ڈاکٹر صاحب کی رہائش کے لئے گاؤں سے کافی باہر جنگل میں ایک پُرانی طرز کے "ریسٹ ہاؤس" کا انتظام کیا گیا جہاں پر رہائش کے لئے کوئی سہولت نام کو نہیں تھی لیکن اطاعتِ امام اور خدمتِ نوعِ انسان سے سرشار ہمارے ڈاکٹر صاحب اور انکے اہل و عیال نے خدا تعالیٰ کا نام لے کر ان تمام مشکلات اور مصائب کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے مشن کو شروع کر دیا۔ اردگرد کے قصبوں اور نسبتاً بہتر مقامات کے لوگوں نے وفود کی صورت میں ڈاکٹر صاحب کو اور جماعت کے سرکردہ لوگوں کو ملنا شروع کیا اور درخواست کی کہ آپ ہمارے پاس ہسپتال شروع کریں جہاں پر سفر کی سہولتیں بھی ہیں پانی اور بجلی کے انتظامات بھی ہیں اور ہسپتال کے لئے اور رہائش کے لئے اعلیٰ عمارتیں بھی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ تمام حالات اور دوسرے مقامات کے لوگوں کی پیشکشیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیں اور ساتھ ہی راہنمائی اور دعا کی درخواست بھی کی۔ الٰہی مصالح اور بشارات کے مقابلہ میں حالات کبھی روک نہیں بن سکتے۔ حضور انور نے ان تمام حالات کو ملاحظہ فرمانے کے بعد تحریر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ آپ کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ یہ گاؤں کسی صورت میں نہیں چھوڑنا۔ رہائشی مکان خرید لیں اگر قانونی قبضہ ہو سکتا ہو۔"

حضور پُرنور کی دعاؤں اور شفقت اور یقین دہانی کے بعد پھر کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہو سکتی تھی۔ حضور کی دعائیں مقبول ہوئیں اور خدا تعالیٰ نے مختصر عرصہ میں بے شمار فضل فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب کو رہائش کے لئے بہتر مکان بھی مل گیا۔ ٹیلیفون پانی اور بجلی کا انتظام بھی ہو گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد بائیس میل دُور کماسی شہر سے احمدیہ ہسپتال آسوکورے تک گورنمنٹ نے اومنی بس کا اجراء بھی کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ معمولی اور غیر معروف گاؤں قصبہ میں تبدیل ہو گیا اور نہ صرف گھانا میں بلکہ اردگرد کے ہمسایہ ملکوں میں بھی اس کی شہرت ہو گئی اور عیسائیوں اور گورنمنٹ کے بیسیوں ہسپتالوں کو جہاں پر دنیا کے جدید ترین آلات اور سپیشل عملے موجود ہیں چھوڑتے ہوئے دُور دراز علاقوں سے لوگ مسیحِ محمدی اور اس کے خلیفۂ راشد کی برکات کے حامل اِس بظاہر معمولی لیکن خدا تعالیٰ کی تائید اور شفا سے پُر ہسپتال میں جوق در جوق آنے لگے۔

ہمارے دو ہسپتالوں کی غیر معمولی ترقی اور روز افزوں شہرت کو دیکھ کر عیسائیوں نے مختلف تدابیر اختیار کرنی شروع کیں۔ انہوں نے وزیرِ صحت کو جو کرنل ہیں اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکے کان بھرے جس کے نتیجہ میں اس نے اِن دو ہسپتالوں میں سے سویڈرو کے ہسپتال کو بند کرنے اور آسکورے کے ہسپتال کو رجسٹرڈ نہ کرنے کے احکام جاری کر دیئے۔ اِس طرح سے اُس نے آئے دن جماعت کے پروگراموں کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کر دیں۔ اِن تمام حالات کی حضور کو برابر اطلاع دی جاتی رہی۔ حضور برابر دعائیں فرماتے رہے۔ آسوکورے کے ڈاکٹر صاحب کے ایک خط کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا:-

"ایک بار زبان پر آیا
"تُو مسیح وعدوں والا۔ دشمن کہاں کھڑا ہے"
پھر چند دن کے بعد
پچھلی رات زبان پر آیا۔
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
شاید غانا کے متعلق ہو۔"

اسی دوران جماعت کے عہدیداروں اور احمدی ڈاکٹروں کے نمائندگان کے ایک وفد کو اس وزیر سے ملنے کا موقع ملا۔ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی شان میں ناروا الفاظ استعمال کئے اور کہا آپ میرے دفتر سے چلے جائیں آپ اس ملک میں اب نہیں رہ سکتے میں آپ کو فوراً ملک سے نکلواؤں گا یا پھر خود دفتر کو چھوڑ دوں گا۔ میٹنگ کے بعد وہ ملک کے سربراہ کے پاس بھاگا ہوا گیا مگر سربراہِ مملکت نے نہ صرف یہ کہ اُس کی تجاویز کو رد کر دیا بلکہ اُسے ایسی باتوں سے منع کیا۔ اِس کے بعد سربراہِ مملکت نے اسی وزیر کے ذریعہ آسوکورے ہسپتال کے رجسٹر کرنے اور سویڈرو ہسپتال کے دوبارہ کھولے جانے کے احکامات جاری کروائے۔

ہمارے ڈاکٹر صاحب جنہیں اس نے کہا تھا کہ یا آپ اِس ملک سے نکلیں گے یا میں اِس دفتر کو چھوڑ دوں گا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے سامنے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتے رہے۔ پھر بات یہاں ہی ختم نہیں ہوئی اس کے بعد وزارتِ صحت سے تبدیل کر کے اسے ایک اور وزارت دے دی گئی۔ یہ شخص انقلابی کونسل کے چند بنیادی افراد میں سے ایک تھا لیکن حکومت نے اسے یکم جنوری ۷۴ء سے اِس دوسری وزارت سے بھی معزول کر دیا اِس طرح سے خداوند کریم نے جو سچے وعدوں والا ہے اپنی وہ بشارت جو اُس نے اپنے خلیفہ برحق کو دی تھی (وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ) بدرجۂ اتم پوری ہوئی۔ الحمد للہ۔

(میر عبد الرشید تبسم مبلغ غانا)

ضروری اعلان

مورخہ ۱۵؍تبلیغ ۱۳۵۳ہش / ۱۵؍فروری ۱۹۷۴ء سے معلمین وقفِ جدید کی تعلیمی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ ایسے تمام دوست جو وقفِ جدید کے تحت اپنی زندگی بطور معلم وقف کرنے کے خواہشمند ہوں وہ مورخہ ۱۰؍ماہِ تبلیغ ۱۳۵۳ہش مطابق ۱۰؍فروری ۱۹۷۴ء کو دفتر ہذا میں انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔ انٹرویو میں کامیاب دوستوں کو ایک سال تک ربوہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا ہوگی اِس لئے ضروری تیاری کر کے آئیں۔

عمر ۲۰ سال سے ۴۵ سال کے درمیان ہو اور تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس اور قرآن مجید ناظرہ جانتے ہوں۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جائیگی۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ نیز خود خاکسار ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ سے بیمار ہیں احباب سے ہم دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

عبد الرحمٰن بہلولپوری
محلہ دار الرحمت ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میجر منوّر احمد مرزا صاحب اور نسیم منوّر صاحبہ کو مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۷۴ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام منوّرہ سلطانہ تجویز فرمایا اور دعا فرمائی۔ یہ بچی صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او (ریٹائرڈ) کی پوتی اور محترم چوہدری شریف احمد صاحب آف تھانیوال کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے سایۂ عاطفت میں رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے دُنیا میں سُرخرو اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اسے سب کے لئے مبارک اور نافع وجود بنائے۔

گمشدہ لوئی کے مالک توجہ فرمائیں

مکرم ڈاکٹر ایم لطیف احمد صاحب ریلوے روڈ بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے مطلع فرمایا ہے کہ ۲۹؍دسمبر ۱۹۷۳ء کو ربوہ سے جو سپیشل ٹرین نارووال کے لئے روانہ ہوئی تھی اُس میں مکرم ڈاکٹر صاحب والے ڈبہ میں ایک بزرگ اپنی لوئی چھوڑ گئے تھے جو مکرم ڈاکٹر صاحب مذکور کی تحویل میں ہے اور نشانی بتلا کر اُن سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

متعلقہ دوست توجہ فرمائیں اور حصولِ لوئی کے لئے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف یا دفتر ہذا سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۲۵۴

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز "پاک گولڈ سمتھ" المشتہر میاں عبد السلام عبد المنان ناصر عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ فون ۵۰